ادبیات

غزل

جناب سعادت نظیر

یہ پتیاں، یہ پھول، یہ نقش و نگار کیا
تیرے بغیر زینتِ فصلِ بہار کیا

باقی رہا نظامِ کہن کا کیا وقار
کہتی ہے اب نگاہِ حقیقت شعار کیا

اُن کے ستم کے تازہ نمونے کہاں نہیں
کرتے ہیں کشتگانِ جفا کا شمار کیا

اتنا قریب حسنِ تصور نے کر دیا
کیا کہئے! وصلِ یار ہو کیا؟ ہجرِ یار کیا

دل کو حریفِ دردِ محبت بنا دیا
ہے حسن کوئی "جبرِ نما اختیار" کیا

آئینۂ جمال ہے جس شے کو دیکھئے
دنیا ہے اک مرقعِ نقش و نگار کیا

کہتا ہے یہ شعور، اگر آدمی نہیں
فطرت کے موقلم کا ہے یہ شاہکار کیا

جس کی نظر نے ذوقِ زمانہ بدل دیا
اُس کے لئے ہے یہ ستمِ روزگار کیا

بے چین دل ہے ایک تبسم کے واسطے
اتنا بھی مستحق نہیں اک بے قرار کیا

انسان کے حدودِ اثر ہیں ہے کائنات
تقدیر کیسی؟ گردشِ لیل و نہار کیا

اتنی تو بات مجھ کو بتا! اے دلِ غیور!
تجھ کو نیازِ عشق بھی ہے ناگوار کیا

جو مبتلائے راحت و آرام ہے نظیر
جانے وہ لذتِ خلشِ انتظار کیا

غزل

جناب جوہر نظامی

وہ آئے اُن کی راہ مگر دیکھتے رہے
محوِ خیال جانبِ در دیکھتے رہے

اب تک یہ رازِ حسن نہ معلوم ہو سکا
کیا دیکھتے رہے وہ جدھر دیکھتے رہے

اپنی نظر کے سامنے جلتا رہا چمن
جلتے ہوئے ہم آنکھوں سے گھر دیکھتے رہے

کیا دیکھتے ان آنکھوں سے ہم جلوہ ہائے دوست
تھے محوِ حسن عکسِ نظر دیکھتے رہے

اس عرصۂ جہان میں سکوں ہے کسے نصیب
ہر ہر نفس کو گرمِ سفر دیکھتے رہے

جس پہ مدارِ حسنِ تصور تھا ہم نشین
ہم مدتوں وہ خوابِ نظر دیکھتے رہے